Dr. Shahnaz Ara.
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D. College

سعادت حسن منٹو کا جی آیا صاحب :-

بلوری فانوس کی دھندلی فضا میں بجلی کا ایک ننھا سا قمقمہ چراغ
گور کی مانند اپنی سرخ روشنی پھیلا رہا تھا۔ دھوئیں سے اٹی ہوئی دیواریں
ہیبت ناک دیوؤں کی طرح انگڑائیاں لیتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں
چبوترے پر بنی ہوئی انگیٹھیوں میں آگ کی آخری چنگاریاں اونگھ کر اپنی
موت کا ماتم کر رہی تھیں۔ ایک برقی چولھے پر رکھی ہوئی کیتلی کا پانی
نہ معلوم کس چیز پر خاموش ہنس رہا تھا۔ دور کونے میں پانی کے نل کے پاس
ایک مجہول عمر کا لڑکا بیٹھا برتن صاف کرنے میں مشغول تھا۔ یہ انسپکٹر
صاحب کا نوکر تھا۔ برتن صاف کرتے وقت یہ لڑکا گنگنا رہا تھا۔ یہ لفظ جو اس
کی زبان سے بغیر کسی کوشش کے نکل رہے تھے۔ جی آیا صاحب! جی آیا صاحب
بس ابھی صاف ہو جاتے ہیں صاحب ابھی برتنوں کو راکھ سے صاف کرنے کے بعد
انہیں پانی سے دھو کر پونچھ رکھنا بھی تھا۔ اور یہ کام جلدی سے نہ ہو سکتا تھا۔ لڑکے
کی آنکھیں نیند سے بند ہو جا رہی تھیں، سر سخت بھاری ہو رہا تھا مگر
کام کیے بغیر آرام یہ کیونکر ممکن تھا۔ برقی چولہا بدستور ایک شور کے ساتھ
نیلے شعلوں کو اپنے حلق سے اگل رہا تھا۔

Scanned with CamScanner

ٹینکی کا پانی اس انداز میں کھکھلا کر ہنس رہا تھا۔ دفعتاً لڑکے نے نیند سے ناقابل
مغلوب ہونے کو محسوس کرتے ہوئے اپنے جسم کو ایک جنبش دی اور جی آپا صاحب
گنگناتا ہوا اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ دیوارگیروں پر چنے ہوئے برتن اس لڑکے
کو ایک غیر مختتم تکلف لگاتے دیکھ رہے تھے۔ پانی کے نل سے روزانہ ایک ہی
واقعے کو دیکھ کر قطروں کی صورت میں آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ بجلی کا قمقمہ
حیرت سے اس لڑکے کی جانب دیکھ رہا تھا۔ کمرے کی فضا ~~[illegible]~~ سہمی سہمی سی ہو
ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ قاسم۔ قاسم جی آپا صاحب لڑکا جوابی الفاظ کی
گردان کر رہا تھا۔ بھاگتا ہوا اپنے آقا کے پاس گیا ہے۔ ابھی لایا صاحب ابھی لایا صاحب
کمرے میں صراحی اور گلاس رکھنے کے بعد وہ جی برتن صاف کرنے بیٹھ گیا تھا
کہ پھر اس کمرے سے آواز آئی قاسم۔ قاسم۔

جی آپا صاحب، قاسم بھاگتا ہوا اپنے آقا کے پاس گیا۔ ٹینکی
کا پانی کس قدر خراب ہے۔ جاؤ پاس کے ہوٹل سے جو گھر سے تقریباً نصف میل کے فاصلے
پر واقع تھا۔ سوڈے کی بوتل لے آیا اور اپنے آقا کو گلاس میں ڈال کر دے آیا
اب تم جاؤ، مگر اس وقت تک کیا کر رہے، یہ برتن صاف نہیں ہوئے کیا؟
ابھی صاف ہو جاتے ہیں صاحب۔ اور یہاں برتن صاف کرنا

کے بعد میرے سیاہ بوٹ کو پالش کر دینا مگر دیکھنا احتیاط سے کہ کہیں

پر کوئی خراش نہ آنے پائے ورنہ -

قاسم کو ورنہ کے بعد کا جملہ محسوس معلوم تھا۔ بہت اچھا صاحب

کہتے ہوئے وہ باورچی خانہ میں واپس چلا گیا اور برتن صاف کرنے شروع کر دیے۔

اب نیند اس کی آنکھوں میں سمٹی چلی آ رہی تھی پلکیں آپس میں مل جاتی تھیں

سر میں سیسہ اتر رہا تھا۔ یہ خیال کرتے ہوئے صاحب کے بوٹ بھی ابھی پالش

کرنے ہیں۔ قاسم نے اپنے سر کو زور سے جنبش دی اور وہی راگ الاپنا

شروع کر دیا۔ "جی آیا صاحب" جی آیا صاحب بوٹ ابھی صاف ہوئے جاتے

ہیں صاحب مگر نیند کا طوفان بڑا اور بند باندھنے پر بھی نہ رکا اب یہ

محسوس ہونے لگا کہ نیند ضرور غلبہ پا کر رہے گی لیکن ابھی برتنوں کو

دھو کر اپنی اپنی جگہ پر رکھنا باقی تھا۔ اس وقت ایک عجیب خیال اس کے

دماغ میں آیا کہ بھاڑ میں جائیں برتن اور چولہے میں جائیں بوٹ، کیوں نہ تھوڑی

دیر اسی جگہ پر سو جاؤں اور پھر چند لمحات آرام کرنے کے بعد۔ اس خیال کو باغیانہ

تصور کرتے ہوئے قاسم نے ترک کر دیا اور برتنوں پر جلدی جلدی راکھ

ملنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب نیند پھر غالب آئی تو اس کے جی

میں آیا کہ ابلتا ہوا پانی اپنے سر پر انڈیل لے اور اس طرح

اور اسی طرح اس غیر مرئی طاقت سے جو اس کام میں حائل ہو رہی تھی نجات پا لے

مگر اتنا حوصلہ نہ ہوا۔

بعد شکل منہ پر پانی کے چھینٹے مار مار کر اس نے سب برتنوں کو مانجھ کر

صاف کر دیا یہ کام کرنے کے بعد اس نے اطمینان کا سانس لیا۔ اب وہ آرام سے

ہو سکتا تھا اور نیند۔ وہ نیند جس کے لئے اس کی آنکھیں اور دماغ اس شدت سے انتظار

کر رہے تھے بالکل نزدیک تھی بلوری خلقہ کی روشنی گل کرنے کے بعد قاسم نے باہر برآمدے

میں اپنا بستر بچھایا اور لیٹ گیا اور اس سے پہلے کہ نیند اسے اپنے آرام و

بازوؤں میں تھام لے اس کے کان "بوٹ بوٹ" کی آواز سے گونج اٹھے

بہت اچھا صاحب۔ ابھی پالش کرتا ہوں۔ یہ کہتا ہوا اپنے بستر سے اٹھا جیسے

اسے آقا نے ابھی بوٹ روغن کرنے کے لئے حکم دیا ہے۔ ابھی قاسم بوٹ کا ایک پیر ہی

اسی طرح پالش نہ کر پایا تھا کہ نیند کے فرشتے نے اسے وہیں سلا دیا۔

Shahnaz